سوال

(22)اللہ کا حاضر وناظر ہونا

جواب

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ

آج کل مختلف رسائل میں حتی کہ اہلحدیث.جماعت کے رسائل وکتب میں بھی یہ ملتا ہے کہ اللہ تعالی حاضر ناظر ہے حالانکہ اللہ تعالی سلف صالحین و صحیح مسلک کے مطابق اپنے عرش عظیم پر مستوی ہے اورہر جگہ اس کی قدرت قاہرہ کام کررہی ہے اوراپنے علم کی صفت میں ہر جگہ ہے ،تاکہ بذات خوداوریہی قرآن حکیم میں مذکورہے بہت سی آیات اس پر دال ہیں ۔ مثلا ''ثم استوی علی العرش 'الرحمن علی العرش استوی وغیرہما ''اس صورت میں کیامذکورہ بالاالفاظ (حاضر ناظر) (جس سے اللہ تعالی کا بذات خودہر جگہ ہونا مترشح ہوتا ہے) کہنا جائزہے ۔ یانہیں بینواتوجروا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علیٰ رسول الله، أما بعد!

اس جواب کےلیے ذیل کا قاعدہ ذہن میں رکھنا چاہیے کہ کسی زبان کے لفظ یا جملہ کا دوسری زبان میں عام فہم ترجمہ کرنا یااس کے مضمون کے اداکرنے کےلیے اس زبان میں جو مروجہ الفاظ ہوں ان سے مطلب اداکرنا کوئی معیوب بات نہیں ہے کیونکہ عوام اپنی زبان کے الفاظ کوزیادہ جلد سمجھ جاتے ہیں صرف یہ حاضر وناظر ہی نہیں اور بھی بہت سے الفاظ ہماری زبانوں میں عام طورپر رائج ہیں حالانکہ ان کے متعلق کسی نے اعتراض نہیں کیا مثلاخدا دھنی پاک وغیرہ اب قرآن وحدیث میں خدا دھنی پاک وغیرہ میں سے کوئی لفظ بھی مستعمل نہیں ہے ۔ حالانکہ یہ الفاظ زبان زدعام وخاص ہیں نہ کسی نے اس پر اعتراض کیا ہے نہ اس کواللہ تعالی کے بارہ میں استعمال کرنے کو برا سمجھا ہے کیوں ؟اس لیے کہ یہ الفاظ اللہ تعالی کی صفات کے معانی میں جوخوداس ذات جل وعلانے اپنی ذات قدوس پر اطلاق کئے ہیں مثلاخدالفظ القیوم کی معنی رکھتا ہے ، دھنی مالک یا مولی کا ہم معنی ہے اورپاک قدوس کے معنی کا حامل ہے ۔ اب خدا بخش کے معنی ہوئے قیوم کا بخشاہوا، دھنی بخش مولا بخش کا مترادف ہے اللہ پاک اللہ قدوس کا ہم معنی ہے لہذاچونکہ یہ الفاظ اللہ تعالی کی ان ہی صفات کے معانی جوخوداس ذات قدوس نےاپنے اوپراطلاق کیے ہیں (یعنی قیوم مالک یا مولی ،قدوس یہ سب صفات قرآن حکیم میں ملتی ہیں) توان الفاظ کا استعمال کرنا جوہماری زبانوں میں ان صفات کے مرادف ہیں کوئی معیوب بات نہیں ہے اسی طرح گواللہ سجانہ وتعالی کی ذات جل وعلا توعرش کریم پر مستوی ہے لیکن وہ اپنے وسیع علم وقدرت کے اعتبار کے ساتھ ہمارے ساتھ ہے قرآن حکیم فرماتا ہے :

وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ ۚ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ (الحدید:۴)

''یعنی اللہ تعالی تمہارے ساتھ ہے جہاں کہیں بھی تم ہواوروہ ذات پاک تمہارے سب اعمال کو دیکھ رہاہے ۔ ''

اب اللہ تعالی کا ہمارے اعمال کو دیکھنے کا مفہوم لفظ ناظر سے اداکیا گیا ہے ۔ اور وَهُوَ مَعَكُمْ أَيْنَ مَا كُنتُمْ کا مطلب اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ وہ بذاتہ تعالی وتقدس اس جگہ پر موجود

ہیں بلکہ اس کا یہ مطلب ہے کہ وہ ہمارے ساتھ (یعنیوہُوَ معَکُمۡ) اب جو ساتھ ہونے کا مطلب لیا جائے گا وہی حاضر کا بھی ہوگا اگر ساتھ ہونے (معَکُمۡ) سے ہر جگہ پر بذاتہ تعالی وتقدس موجود ہونا لازم نہیں آتا تو حاضر کے لفظ سے یہ کہاں لازم آتا ہے؟ مقصد یہ کہ لفظ حاضر اللہ تعالی کی معیت کو ظاہر کرتا ہے اور یہ لفظ ''معیت ''کتاب وسنت میں بکثرت وارد ہے۔

اور جس طرح کتاب وسنت میں معیت سے مراد میعت علمی ہے اسی طرح حاضر ہے (جو ہماری زبانوں میں اسی کا ہم معنی ہے) اس سے بھی یہی معیت علمی مراد ہے نہ کہ اللہ تعالی کا بذاتہ تعالی وتقدس موجود ہونا کسی زبان کا ہم معنی لفظ اللہ تعالی پر اطلاق کرنا ناجائز ہے۔ (یعنی جو اللہ تعالی کی کسی صفت کے مرادف ہو) تو اس سے دو خرابیاں لازم آئیں گی۔

(1)۔۔۔۔۔۔وہ تمام الفاظ جو متفقہ طور پر امت کے خواص وعوام استعمال کررہے ہیں۔ مثلاخدا بخش، وھنی بخش اللہ پاک، پروردگار وغیرہ وغیرہ سب الفاظ ناجائز ہوجائیں گے اور زبان کا قافیہ ایسا تنگ ہوگا کہ ہر بڑی مشکل پیش آجائے گی۔

(۲)۔۔۔۔۔۔یہ کہ اس صورت میں ہم اللہ تعالی کی کسی بھی صفت کی معنی نہیں کرسکیں گے، فرض کیجیۓ ہم کہتے ہیں اللہ کریم ہے۔ اللہ غفور ہے اللہ سمیع وبصیر ہے۔ اب کوئی ہم سے پوچھے (مثلا کوئی ان الفاظ کی معانی جاننے والا نہ ہو) کہ بھائی کریم کے کیا معنی ہیں غفور کا کیا مطلب ہے اور سمیع وبصیر سے کیا مراد ہے تو ہم اس کو کچھ بھی بتا نہیں سکتے ہیں صرف کہتے جائیں گے کہ بس جناب غفور ہے، کریم ہے وغیرہ وغیرہ باقی اس کی معنی نہیں کرسکتے اور اس طرز عمل سے جو خرابی لازم آئے گی، اس کے متعلق راقم الحروف کو لکھنے کی ضرورت ہی نہیں۔ ہر ایک اندازہ لگا سکتا ہے۔

خلاصہ کلام: ۔۔۔۔۔۔اللہ تعالی کے لیے حاضر وناظر کہنا ناجائز نہیں ہے کیونکہ یہ وَہُوَ مَعَکُمۡ أَیۡنَ مَا کُنتُمۡ وَاللَّہُ بِمَا تَعۡمَلُونَ بَصِیرٌ کا مفہوم ادا کرتا ہے اور جس طرح اس آیت کریمہ سے معیت علمی مراد ہے اسی طرح حاضر سے بھی مراد اللہ تعالی کا علم کی صفت کے اعتبار سے ہمارے ساتھ ہونا ہی مراد ہے نہ کہ کچھ اور ایک عام اور مروجہ لفظ حاضر سے ادا کیا گیا ہے یعنی اللہ تعالی حاضر ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ راشدیہ

صفحہ نمبر 157

محدث فتویٰ